

خصائصِ مُصطفیٰ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

اجتماع میلاد (1436ھ) میں ہونے والا سنتوں بھر بیان

www.sirat-e-mustaqeem.com



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرود شریف کی فضیلت:

حَضْرَتِ سَیِّدُنَا رُوْفَعِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِشاد فرمایا: ”جس شخص نے یہ دُرود شریف پڑھا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰتِلِہٖ الْبَقْعَدَ الْبَقْرَبِ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ“ تو اس کیلئے میری شَفَاعَت واجب ہو گئی۔“

(معجم کبیر، رُوْفَعِ بْنِ ثَابِتٍ الانصاری، ۵ / ۲۶، حدیث: ۴۴۸۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس دُرود پاک کو یاد کر لیجئے اور اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے کثرت کیساتھ پڑھتے رہئے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے روزِ قِیامت ہم گناہ گاروں کو رَحْمۃُ لِلْعٰلَمِیْنَ، شَفِیْعُ الْمُنٰدِیْنَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شَفَاعَت نصیب ہو گی۔

جس کے ماتھے شَفَاعَت کا سہرا رہا
اس جِیئِنِ سَعَادَت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیانِ سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفَی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”یٰۤاَیُّهَا الْمُوْمِنُوْنَ خَیْرٌ مِنْ عَمَلِہٖ“ مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے

بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی ج ۲ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سننے کی نیتیں:

نگاہیں نیچی کیے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضرورتاً سمٹ سرگ کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اَذْكُرُوا اللّٰهَ، تُوْبُّوا اِلَی اللّٰهِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدالگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا ❀ حسبِ موقعِ باوازِ بلند مر جا کے نعرے لگاؤں گا ❀ حسبِ موقعِ جھنڈے لہراؤں گا ❀ موقع کی مناسبت سے نعتیہ اشعار مل کر پڑھنے کی کوشش کروں گا ❀ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بیان کرنے کی نیتیں:

میں بھی نیت کرتا ہوں ❀ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا ❀ دیکھ کر بیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُورَةُ النَّحْلِ، آیت 125: اُدْعُ اِلٰی سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (ترجمہ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے) اور بخاری شریف (حدیث 4361) میں وارد اس فرمانِ مُصْطَفٰی ﷺ: بَلِّغُوا عَنِّيْ وَلَوْ اٰیَةً۔ یعنی ”پہنچا دو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو“ میں دیئے ہوئے احکام کی پیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ❀ اشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مُشْکِلِ الْاَفْظاء بولتے وقت دل کے اِخْلَاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلِّیَّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے

بچوں کا مدنی قافلے، مدنی انعامات، نیز علاقائی دَوَرہ برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رغبتِ دلاؤں کا صبحِ بہاراں، جلوسِ میلاد اور بارہویں شریف کا روزہ رکھنے کی ترغیبِ دلاؤں کا تہمتہ لگانے اور لگوانے سے بچوں کا نظر کی حفاظت کا ذہن بنانے کی خاطر حتیٰ الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بیان کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم ”خصائصِ مصطفیٰ ﷺ“ سے مُتَعَلِّق مدنی پھول سُنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ سب پہلے میں آپ کے سامنے حضورِ اکرم، نورِ مجسم، شاہِ آدم و بنیِ آدم، محبوبِ ربِّ اکرم ﷺ کے نامِ نامی اسمِ گرامی کی خصوصیت و عظمت کے بارے میں دو روایتیں بیان کروں گا، اس کے بعد پیارے آقا، حبیبِ کبریا ﷺ کی ایک خصوصیاتِ مُختَصَر اِذْکَر کروں گا اور ان میں سے بعض خصوصیات مثلاً آپ ﷺ کا اَوَّلُ الْاَنْبِیَا ہونا، قرآنِ پاک کے علاوہ پچھلی آسمانی کتابوں میں بھی آپ ﷺ کا ذکر خیر ہونا، آپ ﷺ کا جَوَامِعُ الْکَلِم (جامعِ کلام) ہونا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے آپ ﷺ کو ذاتی نام کے بجائے القابات سے پکارنا وغیرہ کا تفصیل اِذْکَر کروں گا۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسی ضَمَن میں موضوع کے مطابق آیاتِ مبارکہ اور احادیثِ کریمہ بھی آپ کے گوشِ گزار کرنے کی سعادت حاصل کروں گا، آئیے! پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے، آمنہ کے دلربا، محمدِ مجتبیٰ ﷺ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نامِ اقدس کی عظمت و خصوصیت سُنتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

نامِ اقدس کی عظمت و خصوصیت:

اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ حَضْرَتِ سَیِّدُنا عَمْرُ بنِ خُطَّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ سَیِّدُ الْاَوَّلِیْنَ و

الْآخِرِينَ جنابِ رَحْمَةُ لِّلْعَالَمِينَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب حضرت سَیِّدُنَا آدَمُ عَلَیْهِ الصَّلٰوَةُ و السَّلَام سے اجْتِهَادِی خطا سرزد ہوئی تو انہوں نے بارگاہِ الہی میں عَرْض کی: یَا اِلٰهَ الْعَالَمِیْنَ! محمد (صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے وسیلے سے میری بخشش فرما۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِرشاد فرمایا: تُو نے محمد (صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کو کس طرح پہچانا؟ حضرت آدَمُ عَلَیْهِ الصَّلٰوَةُ و السَّلَام نے عَرْض کی: جب تُو نے اپنے دَستِ قُدْرَت سے میری تَخْلِیق فرمائی اور مجھ میں اپنی رُوح پھونکی، تو میں نے سر اٹھا کر دیکھا کہ عَرْش کے سْتُونوں پر ”لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ“ لکھا ہوا ہے۔ بس مجھے یَقِیْن ہو گیا کہ تُو نے اپنے نام کے ساتھ جس نام کا اِضافہ فرمایا ہے، وہ تجھے تمام کائنات میں سب سے زیادہ مَجْبُوْب ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِرشاد فرمایا: اے آدم! تُو نے سچ کہا، اگر محمد (صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ فرماتا۔

حضرت کَعْبُ الْاَحْبَارِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ایک حَدِیثِ پاک میں یہ بھی کہ حضرت آدَمُ عَلَیْهِ الصَّلٰوَةُ و السَّلَام نے اپنے بیٹے حضرت شِیْث عَلَیْهِ الصَّلٰوَةُ و السَّلَام سے فرمایا: تم جب بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرو تو ساتھ ہی محمد صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا نام نامی، اِسْمِ گرامی بھی ذکر کرنا، کیونکہ میں نے اُس وقت بھی اُن کا مُبارک نام عَرْش کے سْتُونوں پر لکھا ہوا دیکھا تھا، جب میں رُوح اور مٹی کے دَرمیان (تَخْلِیقِی عِراصل میں) تھا، پھر جب مجھے آسمانوں کی سیڑ کرائی گئی تو اس وقت بھی میں نے ہر جگہ اِن کا اِسْمِ گرامی لکھا دیکھا، پھر میرے رَبِّ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے جَنَّت میں ٹھہرایا تو وہاں بھی میں نے ہر جَنَّتِی مَحَل اور دَرِیْجے (دروازے) پر نام محمد (صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) لکھا پایا، اس کے علاوہ حُورُ الْعِیْن کی پیشانیوں، دَرَحْتِ طُوبٰی و دَرَحْتِ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی اور دیگر جَنَّتِی دَرَحْتوں کے پتوں نیز حجاباتِ الہیہ کے کناروں اور فرشتوں کی آنکھوں کے دَرمیان بھی یہی نام محمد صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم لکھا ہوا دیکھا ہے۔ لہذا ان کا کثرت سے ذکر کرنا، بے شک فرشتے بھی ہر گھڑی ان کے ذکرِ خَیْر سے رَطْبُ اللِّسَان رہتے (یعنی اپنی زبان تر رکھتے) ہیں۔

آنکھوں کا تارا نام محمد دل کا اُجالا نام محمد
 اللہ اُکبر ربُّ العلیٰ نے ہر شے پہ لکھا نام محمد
 ہیں یوں تو کثرت سے نام لیکن سب سے ہے پیارا نام محمد
 صَلَّی عَلَی کا سہرا سجا کر دُولہا بنایا نام محمد
 نوح و خلیل و موسیٰ و عیسیٰ سب کا ہے آقا نام محمد
 رکھو لحد میں جس دم عزیزو! مجھ کو سنانا نام محمد
 پوچھے گا مولیٰ لایا ہے کیا کیا میں یہ کہوں گا نام محمد
 اپنے جمیل رضوی کے دل میں آجا سا جا نام محمد
 سرکار کی آمد... مرحبا سردار کی آمد... مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا
 رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا پیارے کی آمد... مرحبا اچھے کی آمد... مرحبا سچے کی
 آمد... مرحبا سوہنے کی آمد... مرحبا موہنے کی آمد... مرحبا محمد کی آمد... مرحبا
 مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ
 صَلَّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی جو ہم نے دو احادیثِ مبارکہ سنیں، ان سے پتا چلتا ہے کہ اللہ
 عَزَّوَجَلَّ نے اپنے حبیبِ مکرم، نورِ مجسم، سراپا جود و کرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیسی زبردست عظمت
 و خصوصیت سے نوازا کہ عرش کے ستونوں پر اپنے عظیم نام کے ساتھ اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی
 عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام لکھ دیا نیز آسمانوں، حوروں کی پیشانیوں جتنی دَرَختوں کے پتوں، محلّات و حجابات،
 الغرض ہر جگہ نام محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نظارے ہیں، یقیناً عَرَشِ الٰہی پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مبارک
 نام کے ساتھ نام محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جمع ہونا، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وہ خصوصیت

ہے جو کسی اور نبی و رسول کو حاصل نہیں۔

یاد رکھئے! خُصَائِص و خُصُوصِیَّات، دَر حَقِیْقَتِ خَاصَّہ و خُصُوصِیَّت کی جَمْع ہیں اور خُصُوصِیَّات سے مُراد وہ صِفَات ہیں جو کسی شَخْص کی ذات میں اس طرح پائی جائیں کہ اس کے علاوہ کسی دوسرے میں نہ پائی جائیں (فیضانِ صدیق اکبر، ص ۴۹۳) خَالِقِ کَائِنَاتِ جَلَّ جَلَالُہُ نے اِنْسَانِیَّت کی رُشْد و ہِدایت کے لئے اپنے بَرگَزِیدہ بندوں کو نبُوءت سے سَر فَرَا ز فرمایا تو انہیں دِیگر اِنسانوں سے مُمتاز کرنے کے لئے اَن گِنت اَوْصاف و کَمالات سے مُتَّصِف فرمایا۔ یہ اَوْصاف و کَمالات ان کے خُصَائِص کہلاتے ہیں اور انہی خُصَائِص کی بنا پر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو عام لوگوں کے مُقابلے میں مُتَفَرِّد مقام حاصل ہوتا ہے۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نبی آخِرِ اَزْمَان، رسولِ ذِیشان، رحمتِ عالمیاں، وکیلِ عاصیاں، شَفیعِ مجرماں، محبوبِ رحماں، حَضرتِ محمد مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان تمام خُصَائِص و اِمْتِیازات کا جَامِع بنایا جو دِیگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام میں فَر د اَفْر د اَ موجود تھے، علاوہ اَزِیں بلا شَر کتِ غَیْرِ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بے شُمار ایسے اِعْزَازات و تَصَرُّفات اور مُعْجَزَات و اِختِیارات بھی عطا کئے گئے، جو صَر ف آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا طَرَّہ اِمْتِیاز ہیں کسی اور کو وہ کَمالات حاصل ہی نہ ہوئے۔ آئیے حُصُولِ بَر کت اور اِضا فہ مَحَبَّت کی سُنَّت سے سُنْتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے حَبِیْب، حَبِیْبِ لَیْب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیا کیا خُصُوصِیَّات عطا فرمائیں۔

مَدَنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خُصُوصِیَّات

چُنانچہ مکتبۃ المدینہ کی مَطْبُوعہ کِتَاب، "سِیرتِ مُصْطَفٰی" میں حَضرتِ عَلّامہ مولانا عَبْدُ الْمُصْطَفٰی عَظَمٰی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَنٰی نے خُصَائِصِ مُصْطَفٰی شُمار کرتے ہوئے چُنَد خُصُوصِیَّات ذِکْر فرمائی ہیں۔ مثلاً

1. آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پیدائش کے اِعْتِبَار سے "اَوَّلُ الْاَنْبِیَاء" ہونا جیسا کہ حدیثِ شَرِیْف میں آیا ہے کہ كَانَ نَبِیًّا وَّ اَدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ یعنی حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس وَقْتُ

شَرَفِ نَبُوَّت سے سرفراز ہو چکے تھے جب کہ حَضْرَتِ اَدَم عَلَیْہِ السَّلَام جِسْم و رُوح کی منزلوں سے گزر رہے تھے۔ (زر قانی علی المواہب جلد ۵ ص ۲۴۲)

اَدَم کا پُتلانہ بنا تھا، جب بھی وہ دُنیا میں نبی تھے
ہے اُن سے آغازِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

2. آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خاتمُ النَّبِیِّیْنَ ہونا۔

3. تمام مخلوق، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے پیدا ہوئی۔

4. آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُقَدَّر نام، عَرَش اور جَنَّت کی پیشانیوں پر تحریر کیا گیا۔

5. تمام آسمانی کتابوں میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بشارت دی گئی۔

6. آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلَادَت کے وقت تمام بُت اُذندھے ہو کر گر پڑے۔

بُت شکن آیا یہ کہہ کر سر کے بل بُت گر پڑے

جُھوم کر کہتا تھا کعبہ الصَّلٰوۃ وَالسَّلَام

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مُجرے کو جھکا

تیری ہیبت تھی کہ ہر بُت تھر تھرا کر گر گیا

7. آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا شَقِّ صَدْر ہوا (یعنی فرشتوں نے آپ کا سینہ مُبارک چاک فرما کر مزید

انوار و تجلیات سے آپ کے جِسْمِ اطہر کو مُنَوَّر فرمایا۔)

8. آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مُعْزَان کا شَرَف عطا کیا گیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی

سواری کے لئے بُراق پیدا کیا گیا۔

9. آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازل ہونے والی کتاب (قرآن مجید) تبدیل و تحریف سے محفوظ کر دی گئی اور قیامت تک اس کی بقاء و حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر لے لی۔
10. آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو آیۃُ النُّکْرِ سنی عطا کی گئی۔
11. آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تمام خَزَائِنُ الْأَرْضِ (زمینی خزانوں) کی کنجیاں عطا کر دی گئیں۔
ان کے ہاتھ میں ہر کنجی ہے
مالِ کل کہلاتے یہ ہیں
12. آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جَوَامِعُ الْحِکْمِ (جامع گفتگو کرنے) کے مُعْجَزَہ سے سرفراز کیا گیا۔
13. آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو رسالتِ عامہ (یعنی آپ، انسانوں، جنوں، فرشتوں وغیرہ سب کے رسول) کے شرف سے ممتاز کیا گیا۔
14. آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تصدیق کے لئے مُعْجَزَہ شَقُّ الْقَمَرِ ظہور میں آیا (یعنی آپ کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے)۔
15. آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے اَمْوَالِ غَنِیمَتِ کو اللہ تعالیٰ نے حلال فرمایا۔
16. تمام رُوئے زَمَین کو اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے مسجد اور پاکی حاصل کرنے (تَیْسِیْمِ کرنے) کا سامان بنا دیا۔
17. آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعض مُعْجَزَات (مثلاً قرآن مجید) قیامت تک باقی رہیں گے۔
18. اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ان کا نام لے کر پکارا، مگر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اچھے اچھے الْقَاب سے پکارا۔
19. اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ”حَبِیبُ اللہ“ کے مُعْجَزِ لَقَب سے سربلند فرمایا۔

20. اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیات،

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شہر، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے کی قسم یاد فرمائی۔

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا

کہ کلام مجید نے کھائی شہا تیرے شہر و کلام و بقا کی قسم

21. آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام اولادِ آدم کے سردار ہیں۔

22. آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اللہ تعالیٰ کے دربار میں ”اَکْرَمُ الْخَلْقِ“ (مخلوق میں سب سے زیادہ مُعَزَّز) ہیں۔

23. قبر میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات کے بارے میں مُنْکَر و نَکِیْر (فرشتے) سوال کریں گے۔

24. آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ازواجِ مُطہَّرَات رَضِیَ اللہُ

تَعَالٰی عَنْہُمْ کے ساتھ نکاح کرنا حرام ٹھہرایا گیا۔

25. ہر نمازی پر واجب کر دیا گیا کہ بحالتِ نماز اَلْسَلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ کہہ کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سلام کرے۔

26. اگر کسی نمازی کو بحالتِ نماز، حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پُکارتیں تو وہ نماز چھوڑ کر آپ صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پُکار پر دوڑ پڑے، یہ اس پر واجب ہے اور ایسا کرنے سے اس کی نماز فاسد بھی

نہیں ہوگی۔

27. اللہ تعالیٰ نے اپنی شریعت کا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مختار بنا دیا ہے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جس کے لئے جو چاہیں حلال فرمادیں اور جس کے لئے جو چاہیں حرام فرمادیں۔

28. آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مَنبر اور قَبْرِ اَنُور کے درمیان کی زمین جَنَّت کے باغوں میں سے

ایک باغ ہے۔

29. صُور چھونکنے پر سب سے پہلے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی قُبْرِ انور سے باہر تشریف لائیں گے۔
30. آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مقامِ محمود عطا کیا گیا۔
31. آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شفاعتِ کبریٰ کے اغزاز سے نوازا گیا۔
32. آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قیامت کے دن ”لِوَاءُ الْحَمْد“ عطا کیا گیا۔
33. آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب سے پہلے جَنَّت میں داخل ہوں گے۔
34. آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حوض کوثر عطا کیا گیا۔
35. قیامت کے دن ہر شخص کا نسب و تعلق منقطع (جدا) ہو جائے گا مگر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نسب و تعلق منقطع نہیں ہوگا۔
36. آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سوا کسی نبی کے پاس حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام نہیں اترے۔
37. آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربار میں بلند آواز سے بولنے والے کے اعمالِ صالحہ (نیک اعمال) برباد کر دیئے جاتے ہیں۔
38. آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حجروں کے باہر سے پکارنا حرام کر دیا گیا۔
39. آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تمام انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام سے زیادہ مُعْجَزَات عطا کئے گئے۔
- (سیرتِ مضطہ 824)

اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی	دونوں عالم کا ذولہا ہمارا نبی
بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشغلیں	شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی
خَلْق سے اولیاء اولیاء سے رُسُل	اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی	اِنْ کا اُن کا تمہارا ہمارا نبی

مُلکِ کونین میں انبیاء میں تاجدار	تاجداروں کا آقا ہمارا نبی
سارے اچھوں سے اچھا سمجھئے جسے	ہے اُس اچھے سے اچھا ہمارا نبی
سارے اُونچوں میں اُونچا سمجھئے جسے	ہے اُس اُونچے سے اُونچا ہمارا نبی
انبیاء سے کروں عرض کیوں مالکو !	کیا نبی ہے تمہارا ہمارا نبی

سرکار کی آمد... مرچا دلدار کی آمد... مرچا اولیٰ کی آمد... مرچا اعلیٰ کی آمد مرچا
والا کی آمد... مرچا بالا کی آمد... مرچا یسین کی آمد... مرچا ظا کی آمد مرچا
مُزئل کی آمد... مرچا مُدثر کی آمد... مرچا
مرچایا مصطفیٰ مرچایا مصطفیٰ مرچایا مصطفیٰ مرچایا مصطفیٰ

أَوَّلُ الْأَنْبِيَاءِ هُونَا:

ہمارے پیارے آقا، بیٹھے بیٹھے اُصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک خُصُوصِیَّت یہ بھی ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پہلے نبی ہیں۔ اس دنیا میں اگرچہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جلوہ گری سب انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد ہوئی لیکن آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سب سے پہلے نُبُوت سے سرفراز فرمایا گیا۔ چنانچہ حضرت اَبُو ہُرَیْرَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک بار صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے بارگاہ رسالت میں عَرَض کی کہ یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ اِشْتَاد فرمائیے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شَرَفِ نُبُوت سے کب سرفراز فرمایا گیا؟ تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِشْتَاد فرمایا کہ: میں اس وقت بھی نبی تھا جب کہ آدم عَلٰی نَبِیَّتَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تَخْلِیْق ابھی جسم اور رُوح کے مَرَحَلے میں تھی۔ (جامع الترمذی، ج ۵، ص ۳۵۱)

حضرت علامہ علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْبَارِی اس حدیثِ پاک کے تحت اِشاد فرماتے ہیں: حضرت آدم عَلٰی ذٰلِکَ سَلَام نے فرمایا: اے اللہ! میری قوم پر رحم فرما، جو میری قوم کے لئے رسول بھیجے گا، میں اس کے پیچھے چلوں گا۔

کی رُوح ان کے جسم میں نہیں ڈالی گئی تھی (تب بھی نبی تھا)۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاة المصابیح ج ۱۱، ص ۲۸)

آدم کا پُتلانہ بنا تھا، جب بھی وہ دُنیا میں نبی تھے

ہے اُن سے آغازِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

پچھلی کتابوں میں ذکرِ مُصطفیٰ:

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک خصوصیت

یہ بھی ہے کہ قرآنِ پاک سے پہلے بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکر کثرت سے دیگر آسمانی کتابوں اور صحیفوں میں بیان ہو تا رہا۔ جیسا کہ قرآنِ پاک کی کئی آیات میں یہ مضمون مَوْجُو د ہے۔ آئیے اس ضمن میں چند آیاتِ مبارکہ سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ پارہ 9 سُوْرَةُ الْأَعْرَاف کی آیت نمبر 157 میں اِشْرَادُ خُدَاوْنَدِی عَوَّجَلَّ ہے:

تَرْجَمَہ کُنْزِ الْاِیْمَان: وہ جو غلامی کریں گے اس رَسُوْل بے پڑھے عَنَب کی خَبَریں دینے والے کی جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت اور انجیل میں۔

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَہُ مَكْتُوْبًا عِنْدَہُمْ فِي التَّوْرَةِ وَالْاِنْجِيْلِ۔ (پارہ 9، اعراف: ۱۵۷)

صَدْرُ الْاَفَاضِلِ مُفْتٰی سَيِّدِ مُحَمَّدٍ نَعِيْمُ الدِّيْنِ مُرَاد اَبَادِي عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْهَادِيْ اس آیتِ مبارکہ کے تحت اِشْرَاد فرماتے ہیں: یعنی توریت و انجیل میں آپ کی نَعَتْ وَصِفَتْ وَنَبُوَّت لکھی پائیں گے۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ مزید اِشْرَاد فرماتے ہیں: حَضْرَت عَطَاءِ ابْنِ یَسَار (رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ) نے حَضْرَت عَبْدُ اللہِ بنِ عَمْرٍو (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) سے سَیِّدِ عَالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وہ اَوْصَافِ دَرِیَافَت کئے جو توریت میں مذکور ہیں، اُنہوں نے فرمایا کہ حُضُوْر (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے جو اَوْصَافِ قرآنِ کریم میں آئے ہیں اُنہی میں کے بعض اَوْصَافِ توریت میں مذکور ہیں، اس کے بعد انہوں نے پڑھنا شروع کیا ”اے نبی

ہم نے تمہیں بھیجا شاہد و مبیہ اور نذیر اور اُمیوں کا نگہبان بنا کر۔ تم میرے بندے اور میرے رُسول ہو، میں نے تمہارا نام مُتَوَكِّل رکھا، نہ بد خُلق ہو نہ سَخْت مزاج، نہ بازاروں میں آواز بلند کرنے والے، نہ بُرائی سے بُرائی کو دُفع کرو لیکن خُطاکاروں کو مُعاف کرتے ہو اور ان پر اِحسان فرماتے ہو، اللہ تعالیٰ تمہیں نہ اُٹھائے گا جب تک کہ تمہاری بَرکت سے غیر مُسْتَقِیْم مِلّت کو اس طرح راشتہ نہ فرماوے کہ لوگ صدق و یقین کے ساتھ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ“ پکارنے لگیں اور تمہاری بدولت اندھی آنکھیں پینا اور بہرے کاں شنوا (سننے والے) اور پردوں میں لپٹے ہوئے دل کُشادہ ہو جائیں

(تُزَاوَنُ الْعُرْفَانِ تَحْتَ الْآيَةِ: ۱۵۷، پارہ: ۱۰، اعراف: ۷)

اسی طرح پارہ 1 سُورَةُ الْبَقَرَةِ کی آیت نمبر 89 میں اِشَاد ہوتا ہے:

ترجمہ کنزالایمان: اور جب اُن کے پاس اللہ کی وہ کتاب (قرآن) آئی جو ان کے ساتھ والی کتاب (توریت) کی تصدیق فرماتی ہے اور اس سے پہلے اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے تو جب تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا اس سے منکر ہو بیٹھے تو اللہ کی لَعْنَت منکروں پر۔

وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوا مِن قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ ۖ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿۸۹﴾

(پ، ۱، بقرہ: ۸۹)

اور حضور اکرم، نُورِ مُجْتَمِع ﷺ کے بارے میں جو بشارت حضرت عیسیٰ عَلٰی سَیْنَتَاوَعَلَيْهِ السَّلَام نے دی تھی اس کا ذکر پارہ 28 سورَةُ الصَّف کی آیت نمبر 6 میں یوں کیا گیا ہے:

ترجمہ کنزالایمان: اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم

وَاذْكَالَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ بَيْنِي اِسْرَآءِیْلَ

نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رُسُول ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوں اور ان رُسُول کی بشارت سناتا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔

إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدٌ (پ ۲۸، صف: ۶)

اسی بشارت کے بارے میں پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفیٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اَنَا دَعْوَةُ إِبْرَاهِيمَ وَكَانَ اخْرَافًا مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ بْنِ مَرْيَمَ فِي أَهْلِ إِبْرَاهِيمَ كِي دُعَاهُمْ أَوْ دُعَاهُمْ أَوْ دُعَاهُمْ أَوْ دُعَاهُمْ“ (کنز العمال، ج ۱۱، ص ۱۸۲)

جَوَامِعُ الْكَلِمِ كَالْمُعْجَزَةِ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسی طرح حضور پر نور، شافعِ یومِ النُّشُور ﷺ کا ایک خاصہ جَوَامِعُ الْكَلِمِ کا بھی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ پیارے آقا ﷺ کو دیگر انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ پر جن چھ چیزوں سے فضیلت دی گئی انہی میں سے ایک ”جَوَامِعُ الْكَلِمِ“ بھی ہے۔ چنانچہ پیارے آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے تمام انبیاء پر چھ وجہ سے فضیلت دی گئی ہے (ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ) مجھے جامع باتیں عطا ہوئیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۱۵، ص ۶۶۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ پیارے آقا ﷺ نے فرمایا کہ مجھے جامع باتیں عطا ہوئیں یعنی مجھے دیگر انبیاء پر جو فضائل ملے ان میں سے ایک فضیلت جَوَامِعُ الْكَلِمِ کا میرے پاس ہونا بھی ہے۔ جَوَامِعُ الْكَلِمِ کی وضاحت میں شیخُ الْحَدِيثِ حضرت علامہ مولانا عبدُ الْمُصْطَفٰی عَظْمٰی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ جَوَامِعُ الْكَلِمِ کا مطلب یہ ہے کہ کلام کرتے ہوئے مختصر سے جملہ

میں طویل بات کو بیان فرما دیا کرتے تھے۔ حضرت ہند بن ابوالہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا بیان ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بلا ضرورت گفتگو نہیں فرماتے تھے بلکہ اکثر خاموش ہی رہتے تھے۔

(سیرت مصطفیٰ، ص ۵۸۹)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضِیَ ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی غیر ضروری گفتگو سے بچنے اور خاموش رہنے والی اس سنت پر نہ صرف خود مضبوطی پر عمل کرتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی وقتاً فوقتاً زبان کا قفلِ مدینہ لگانے کا ذہن دیتے رہتے ہیں۔ یاد رہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں زبان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی والے کاموں سے بچانے اور فضول گوئی کی عادت نکالنے کے لیے ضروری باتیں بھی کم لفظوں میں لکھ کر یا اشاروں میں کرنا اور فضول بات منہ سے نکل جانے کی صورت میں نادم ہو کر دُرود شریف پڑھ لینا ”زبان کا قفلِ مدینہ“ کہلاتا ہے۔ (جنت کے طلبگاروں کیلئے مدنی گلدستہ، ص ۱۱۸)

عوام و خواص میں قفلِ مدینہ کی اس تحریک کو جاری و ساری رکھنے کے لیے، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہر مدنی ماہ کی پہلی پیر شریف (یعنی اتوار مغرب تا پیر مغرب) ”یومِ قفلِ مدینہ“ منانے کی بھی ترغیب ارشاد فرماتے ہیں۔ ”یومِ قفلِ مدینہ“ میں دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ ”خاموش شہزادہ“ پڑھنا / سُننا ہوتا ہے۔

امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مُریدین، مُحبّین، مُتَحَدِّین اور مُتَعَلِّقِین کو اس پُر فتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مُشتمل شریعت و طریقت کا جو جامع مجموعہ بنام ”مدنی انعامات“ بصورتِ سُوالات عطا فرمایا ہے، اس میں ایک مدنی انعام یہ بھی ہے ”کیا آج آپ نے زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے فضول گوئی سے بچنے کی عادت ڈالنے کے لئے کچھ

نہ کچھ اشارے سے اور کم از کم چار بار لکھ کر گُفتگو کی؟“ واقعی اگر ہم پابندی سے ان مدنی انعامات پر عمل کرنے والے بن جائیں تو نیکیوں کی عادت اور گناہوں سے نفرت کے ساتھ ساتھ فضول گوئی سے بھی نجات حاصل ہو جائے گی۔ خود پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی صِرَف اور صِرَف اچھی بات کرنے اور فضول گوئی سے بچنے کی ترغیب دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا: مَنْ كَانَ يَوْمًا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصُبْتُ لِعَنِيْ جَوْشَنُ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی بات کرے یا پھر خاموش رہے۔ (صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، الحدیث ۶۳۷۵، ج ۴، ص ۲۴۰)

میری زبان تر رہے ذکر و دُرود سے
بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گُفتگو فضول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

آئیے! فضولِ برکت کے لئے تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خصوصیتِ جوامعِ الکلم پر مبنی 4 احادیثِ مبارکہ سنئے ہیں:

1. اِذَا لَمْ تَسْتَغْنِ فَاَفْعَلْ مَا شِئْتَ یعنی جب تجھ میں حیاء نہ ہو تو جو جی چاہے کر (بخاری، ج ۲، ص ۴۸۰)
2. اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ یعنی اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے۔ (بخاری، ج ۱، ص ۶، حدیث: ۱)
3. خَيْرُ النَّاسِ مَنْ طَالَ عُمْرُهُ وَحَسَنَ عَمَلُهُ یعنی لوگوں میں بہترین شخص وہ ہے کہ جس کی عمر لمبی اور

اس کے کام اچھے ہوں۔ (الجامع الصغیر، ج ۱، ص ۲۴۶)

4. خَيْرُ النَّاسِ اَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ یعنی لوگوں میں سے بہترین شخص وہ ہے جو لوگوں کو زیادہ فائدہ پہنچانے

والا ہو۔ (الجامع الصغیر، ج ۱، ص ۲۴۶)

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ نُنْحَن ہے جس میں نُنْحَن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

شعر کی وضاحت: اے میرے پیارے آقا ﷺ، میں آپ کے کلام پر قربان جاؤں، دُنیا میں یوں تو زبان دانی اور قَدِرُ الکلامی کا مَلکہ بہت سے لوگوں کو ملا، لیکن آپ کا کلام، ایسا کلام ہے کہ اس میں کوئی کلام کر ہی نہیں سکتا اور آپ کا بیان ایسا بیان ہے کہ کوئی اس کو کما حقہ بیان کر ہی نہیں سکتا

ترے آگے یوں ہیں دَبے لَچے فَصَحًا عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں، نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

شعر کی وضاحت: اے میرے آقا ﷺ، بڑے بڑے زبان دان، فصیح و بلیغ (یعنی خوش گفتار اور معنی خیز گفتگو کرنے والے)، جن پر خطابت اور شاعری بھی ناز کرے، جب میرے آقا، کمی مدنی مصطفیٰ، آمنہ کے دلِ ربا ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو اُن کی زبانیں گنگ ہو جاتیں اور وہ ایسے ہو جاتے گویا کہ ان کے منہ میں زبان ہی نہیں بلکہ یوں لگتا کہ جسم میں جان ہی نہیں۔

کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروں جہاں نہیں

آقا کی آمد... مرحبا سید کی آمد... مرحبا چچند کی آمد... مرحبا طاہر کی آمد... مرحبا
حاضر کی آمد... مرحبا ناظر کی آمد... مرحبا ناصر کی آمد... مرحبا ظاہر کی آمد... مرحبا
باطن کی آمد... مرحبا حامی کی آمد... مرحبا آقائے عطار کی آمد... مرحبا

مرحبایا مصطفیٰ مرحبایا مصطفیٰ مرحبایا مصطفیٰ

قرآن کی حفاظت :

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! قرآن پاک اللہ عزَّوَجَلَّ کی نازل شدہ کتاب اور سرورِ دو عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُعْجِزہ ہے۔ اللہ عزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پہلے بھی انبیاء علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کو آسمانی کتابیں اور صحیفے عطا فرمائے۔ لیکن ان میں سے کوئی بھی آسمانی کتاب آج تک اپنی اصلی صورت میں موجود نہیں بلکہ ان کتابوں میں پچھلی امتوں نے مَن مانی تخریفیں (یعنی تبدیلیاں) کر دیں، لیکن پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفیٰؐ، کعبے کے بَدْرُ الدُّجی، طیبہ کے شمسُ الصُّحی، دافعِ جُملہ بلا، شافعِ روزِ جزا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ خاصہ ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازل ہونے والی کتاب نہ صرف آج تک جُوں کی ٹوں باقی ہے بلکہ قیامت تک اپنی اصلی حالت پر باقی رہے گی۔ کیونکہ اس کی حفاظت، باری تعالیٰ عزَّوَجَلَّ نے اپنے ذمہ کرم پر لی ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں پارہ 14، سُورَةُ الْحَجَر کی آیت نمبر 9 میں اِشَادُ خُذُوا نَدٰی عَزَّوَجَلَّ ہے:

ترجمہ کنزالایمان: بیشک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بیشک ہم خود اس کے نگہبان ہیں	اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝۹ (پارہ ۱۴، حجر: ۹)
--	--

صدرُ الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی اس آیتِ مبارکہ کے تحت اِشَاد فرماتے ہیں: (ہم خود اس کے نگہبان ہیں کا مطلب یہ ہے) کہ تحریف و تبدیل و زیادتی و کمی سے اس کی حفاظت فرماتے ہیں۔ تمام جنِّ و انس اور ساری خَلْق کے مقدور (قُدْرَت و طاقت) میں نہیں ہے کہ اس میں ایک حرف کی کمی بیشی کرے یا تبدیل کر سکے اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے، اس لئے یہ خُصُوصِیَّت صرف قرآن شریف ہی کی ہے، دوسری کسی کتاب کو یہ بات

میسر نہیں۔ یہ حفاظت کئی طرح پر ہے ❀ ایک یہ کہ قرآن کریم کو معجزہ بنایا کہ بشر کا کلام اس میں مل ہی نہ سکے ❀ ایک یہ کہ اس کو معارضے اور مقابلے سے محفوظ کیا (تاکہ) کوئی اس کی مثل کلام بنانے پر قادر نہ ہو ❀ ایک یہ کہ ساری خلق کو اس کے نیشت و نابود اور معدوم کرنے سے عاجز کر دیا کہ گُفَّار باوجود کمالِ عداوت کے اس کتابِ مقدس کو معدوم کرنے سے عاجز ہیں۔

(خزائن العرفان تحت الآیہ ۹، پارہ ۱۴، سورہ حجر)

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے جواباتِ خداوندی

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! گزشتہ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ جب دعوتِ حق لے کر اپنی اپنی اقوام میں تشریف لے گئے تو ان کی اقوام نے ان کی شدید مخالفت کی۔ یہاں تک کہ ان سے جھگڑے، سخت کلامی اور بیہودہ گوئی کرتے۔ ان پر معاذِ اللہ عَزَّوَجَلَّ طرح طرح کے بے بنیاد الزامات عائد کرتے۔ تو دیگر انبیاء و رُسُل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اپنے حِلْمِ عظیم اور فضلِ کریم کے لائق خود ہی ان کو جواباتِ ارشاد فرماتے تھے۔ قرآنِ پاک میں جا بجا غیر مسلموں کے جاہلانہ اعتراضات اور انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کے دیے گئے جوابات مثقول ہیں۔ چنانچہ سیدنا نوح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے ان کی قوم نے کہا:

إِنَّا لَنَرِيكَ فِي صَلَاتٍ مُّبِينٍ ۝	تَرَجَمَهُ كَنُزُالِیَّان: بے شک ہم تمہیں کھلی گمراہی میں دیکھتے ہیں۔
---	---

(پارہ: ۸، اعراف: ۶۰)

جواب میں انہوں نے ارشاد فرمایا:

يَقُومُ لَيْسَ بِي صَلَٰةٌ وَلَكِنِّي رَسُولٌ ۝	تَرَجَمَهُ كَنُزُالِیَّان: کہا اے میری قوم مجھ میں گمراہی کچھ نہیں میں تو ربِّ العالمین کا رسول ہوں۔
---	--

(پارہ: ۸، اعراف: ۶۱)

سیدنا ہود علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے قومِ عاد نے کہا:

ترجمہ کنزالایمان: بے شک ہم تمہیں بے وقوف سمجھتے ہیں اور بے شک ہم تمہیں جھوٹوں میں گمان کرتے ہیں۔

إِنَّا لَنَكْرَهُكَ فِي سَفَاهَةٍ وَإِنَّا لَنُظَنُّكَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿٣١﴾ (پارہ: ۸، اعراف: ۶۶)

آپ ﷺ نے جواباً ارشاد فرمایا:

ترجمہ کنزالایمان: کہا اے میری قوم مجھے بے وقوفی سے کیا علاقہ (واسطہ) میں تو پُروردگار عالم کا رسول ہوں۔

يَقَوْمَ لَيْسَ بِي سَفَاهَةٌ وَلَكِنِّي رَسُولٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٣٢﴾ (پارہ: ۸، اعراف: ۶۷)

اسی طرح سیدنا موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرعون نے کہا:

ترجمہ کنزالایمان: اے موسیٰ میرے خیال میں تو تم پر جاؤ ہوا۔

إِنِّي لَا أَظُنُّكَ يَمُوسَىٰ مَسْعُورًا ﴿٣٣﴾ (پارہ: ۱۵، بنی اسرائیل: ۱۰۱)

جواباً آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ کنزالایمان: یقیناً تو خوب جانتا ہے کہ انہیں نہ اتارا مگر آسمانوں اور زمین کے مالک نے دل کی آنکھیں کھولنے والیاں اور میرے گمان میں تو اے فرعون تو ضرور ہلاک ہونے والا ہے۔

لَقَدْ عَلِمْتَ مَا أَنزَلَ هَٰؤُلَاءِ إِلَّا رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ بِصَاحِدٍ وَإِنِّي لَأَظُنُّكَ يَفْرَعُونَ مَثْبُورًا ﴿٣٤﴾ (پارہ: ۱۵، بنی اسرائیل: ۱۰۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیات مبارکہ سے ظاہر ہوا کہ گزشتہ انبیاء علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں جب کوئی گستاخی کرتا تو اس کا جواب وہ نبی علیہم الصلوٰۃ والسلام خود ہی عطا فرماتے۔ مگر پیارے آقا، میٹھے میٹھے، سرورِ ہر دوسرا، حبیبِ کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا معاملہ دیگر انبیاء

عَلِیِّ بْنِ عَلِیِّہِ الصَّلَوةُ وَالسَّلَام سے بالکل جدا ہے۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن ارشاد فرماتے ہیں: حُضُور سَيِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ، أَفْضَلُ الْمَحْبُوبِیْنَ، مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ، خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَآصْحَابِہِ أَجْمَعِیْنَ کی خِدْمَت والا میں کُفَّار نے جو زبان دِرازی کی، مَدِکُ السَّہَوَاتِ وَ الْأَرْضِ جَلَّ جَلَالُہُ خُود مُتَّکِفِلِ جواب ہوا ہے (یعنی خود ہی جواب ارشاد فرمایا)، اور محبوبِ اَکْرَمِ مَظْلُوبِ اَعْظَمِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے آپ مُدَافِعہ (خود ہی دفاع) فرمایا ہے۔ جا بجا رَفْعِ اِلْزَامِ اَعْدَاءِ (دُشمنوں کے اِلْزام کو دُور فرمانے) پر قسم یاد فرمائی، یہاں تک کہ غنی مُغْنٰی عَزَّوَجَلَّہُ نے ہر جوابِ خُطاب سے حُضُور (صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو غنی کر دیا اور اللہ تَعَالٰی کا جواب دینا، حُضُور کے خُود جواب دینے سے بَدَرَجْہا، حُضُور (صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے لیے بہتر ہوا اور یہ وہ مرتبہ عَظْمٰی ہے کہ نہایت (انہتا) نہیں رکھتا۔

ترجمہ کنز الایمان: یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْہِ مِنْ یَّشَآءُ ۖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۵۳﴾ (پارہ: ۶، مائدہ: ۵۳)

چنانچہ کُفَّار نے آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مَعَادِ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مذاق اڑاتے ہوئے کہا:

تَرْجَبَہُ کَنْزِ الْاِیْمَانِ: اے وہ جن پر قرآن اُترا بیشک تم مجنون ہو۔

یَا اَیُّهَا الَّذِیْ نَزَّلَ عَلَیْہِ الذِّکْرُ اِنَّکَ لَمَجْنُونٌ ﴿۱﴾ (پارہ: ۱۳، حجر: ۶)

حق جَلَّوَعَلَّی نے فرمایا:

تَرْجَبَہُ کَنْزِ الْاِیْمَانِ: قلم اور ان کے لکھے کی قسم تم اپنے رَبِّ کے فَضْل سے مجنون نہیں۔

ن وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُونَ ﴿۱﴾ مَا اَنْتَ بِمُحْصَنٍ رَبِّکَ بِمَجْنُونٌ ﴿۲﴾ (پارہ: ۲۹، قلم: ۱، ۲)

وَحٰی اُتْرَیْنِیْ مِیْنَ جَوْ کَچھ دنوں دیر لگی، کافر بولے: اِنَّکَ مُحَمَّدٌ اَوْدَعَهُ رَبُّہٗ وَقَلَّادٌ۔ بیشک محمد صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

والہ وسلم کو اُن کے رَب نے چھوڑ دیا اور دشمن پکڑا۔ (معالم التنزیل (تفسیر البغوی) تحت الآیہ ۹۳/۲۵ دارالکتب العلمیہ

بیروت ۳/۲۵) اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

<p>ترجمہ کنزالایمان: چاشت کی قسم، اور رات کی جب پردہ ڈالے کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا۔</p>	<p>وَالضُّحَىٰ ۝ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ ۝ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَآقِلَ ۝ (پارہ: ۳۰، الضحیٰ: ۲، ۱)</p>
---	--

اسی طرح کفار نے کہا: لَسْتُ مُرْسَلًا ترجمہ کنزالایمان: تم رسول نہیں (پارہ: ۱۳، ردع ۳۳) اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا:

<p>ترجمہ کنزالایمان: حکمت والے قرآن کی قسم بیشک تم سیدھی راہ پر بھیجے گئے ہو۔</p>	<p>يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ ۝ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ ۝ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ (پارہ: ۲۲، یس: ۱ تا ۴)</p>
---	---

(فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ۳۰: بغیر)

اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی
دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

تمام زمین کا مسجد ہونا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے تمام زمین کو عبادت گاہ قرار دیا گیا ہے، بشرطیکہ نماز کی جگہ پاک ہو۔ حضرت عبدُ اللہ بن

عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ سید عالم، فخر بنی آدم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے لیے ساری زمین پاک کرنے والی اور مسجد ٹھہری۔ (دلائل النبوة ج ۲، ص ۳۲)

مفسرِ شہیر، حکیم الامت، مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ اَنْشَدُ فرماتے ہیں: دوسرے نبیوں کے دینوں میں نماز صرف اُن کے عبادت خانوں میں ہوتی تھی، گرجوں وغیرہ میں (مگر) میری اُمت تمام زوئے زمین پر جہاں چاہے نماز پڑھ سکتی ہے۔ ہاں بعض جگہ نماز جائز نہیں، وہ کسی عارضہ (کی وجہ) سے ہے جیسے قبرستان، حَبَام، مَذْبَح (جانور ذبح کرنے کی جگہ) وغیرہ، نیز (پہلے) کسی دین میں تَبِیْہُم نہ تھا یہ صرف میرے دین میں ہے غسل اور بے وضوئی دونوں کا تَبِیْہُم زمین پر ہو سکتا ہے۔

(مرآۃ المناجیح شرح مشکاة المصابیح، ج ہشتم، ص ۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ سَيِّدُ الْمُرْسَلِیْنَ، رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ ﷺ کی اس خُصُوصِیَّت کے صدقے، ساری امتِ مُسْلِیْمَہ کو کیسی زبردست سہولت و آسانی عطا کی گئی کہ ساری زمین مسجد یعنی نماز پڑھنے کی جگہ ہے مگر یاد رہے کہ بلا عذر شرعی مسجد کی جماعت ترک کر دینا ہر گز ہر گز جائز نہیں، لہذا فرض نماز جماعت کے ساتھ مسجد میں ہی ادا کرنی ہوگی۔ اسی طرح پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَدَقَہ اُمت کو ایک سہولت یہ بھی عطا کی گئی کہ اگر پانی نہ ہو اور دیگر شرائط پوری ہوں تو مٹی سے تَبِیْہُم کرنے کی وجہ سے وہ پاک ہو کر نمازیں اور دیگر عبادتیں ادا کر سکتے ہیں جو بے وضو و بے غسل شخص کے لئے جائز نہیں۔

تَبِیْہُم کے بارے میں پانی جانے والی ایک غَلَط فہمی کا ازالہ نہایت ضروری ہے، بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ گھر میں پانی کی معمولی پریشانی یا ذرا سی بیماری یا تھوڑی بہت سردی کی وجہ سے تَبِیْہُم کرنا جائز ہو جاتا ہے مگر ایسا نہیں بلکہ ان وُجُوہات کی وجہ سے تَبِیْہُم جائز ہونے کی کچھ صورتیں ہیں۔

شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ
 اَلْعَالِیَہ کی مایہ ناز کتاب ”نماز کے احکام“ اوّل تا آخر پڑھ لیجئے، بالخصوص تیسرے کے بارے میں تفصیلی
 معلومات کیلئے صفحہ نمبر 128 تا 135 کا مطالعہ بے حد مفید ثابت ہوگا۔

ذاتی نام لے کر نہ پکارنا:

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ نے مُخْتَلِفْ اَنْبِیَاءَ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کو اُن کے ناموں سے پکارا جیسا کہ:

یَا دَمْرُسُکُنْ اَنْتَ وَدَوْجُکَ الْجَنَّةُ	ترجمہ کنزالایمان: اے آدمؑ تو اور تیری بی بی اس
(پارہ ۱، بقرہ: ۳۵)	جَنّت میں رہو۔

ایک اور مقام پر فرمایا:

یٰنُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِّنَّا وَبَرَکَاتٍ	ترجمہ کنزالایمان: اے نُوحؑ کشتی سے اتر، ہماری طرف
(پارہ ۱۲، ہود: ۳۸)	سے سلام اور برکتوں کے ساتھ۔

اور فرمایا:

یٰۤاِبْرٰهٖمُ ۙ اِنَّا صَدَقْتُ الرَّعْیَآ	ترجمہ کنزالایمان: اے ابراہیمؑ بیشک تو نے خواب سچ
(پارہ ۲۳، الصفّات: ۱۰۵)	کر دکھایا۔

اور فرمایا:

یٰمُوسٰی اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝	ترجمہ کنزالایمان: اے موسیٰؑ بیشک میں ہی ہوں
(پارہ ۲۰، قصص: ۳۰)	اللہ رب سارے جہان کا۔

اور فرمایا:

ترجمہ کنزالایمان: اے عیسیٰ میں تجھے پوری عُمر تک پہنچاؤں گا۔

يُحْيِي اِنِّي مُتَوَقِّئُكَ

(پارہ ۳، آل عمران: ۵۵)

بیان کردہ آیاتِ مبارکہ میں مُخْتَلَفِ اَنْبِيَاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ کا تذکرہ تھا، جنہیں اُن کے ذاتی ناموں سے نہ افرمائی گئی، مگر نبی آخر الزمان، شہنشاہ کون و مکان، رسولِ دیشان، نبی غیب دان، آقائے انس و جان، محبوبِ رحمن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے خطاب کے وقت اَلْقَابَاتِ ذِکْر فرمائے گئے، جیسا کہ سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰنِ اِرشاد فرماتے ہیں کہ: قرآنِ عظیم کا عام مُحَاوَرہ ہے کہ تمام اَنْبِيَاءِ کرام (عَلِیْہِمُ الصَّلٰوَةُ وَالسَّلَام) کو نام لے کر پکارتا ہے، مگر جہاں محمدؐ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے خطاب فرمایا ہے، حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے اَوْصَافِ جَلِیْلَہ اور اَلْقَابِ جَبِیْنَہ ہی سے یاد کیا گیا ہے۔ جیسا کہ قرآنِ پاک میں اِرشاد ہوتا ہے:

ترجمہ کنزالایمان: اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی)

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ

بیشک ہم نے تمہیں بھیجا۔

(پارہ ۲۲، احزاب: ۳۵)

اور اِرشاد فرمایا گیا:

ترجمہ کنزالایمان: اے رسول پہنچا دو جو کچھ اُترا تمہیں۔

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ

(پارہ ۶، مائدہ: ۶)

اور اِرشاد فرمایا گیا:

ترجمہ کنزالایمان: اے جُھرمٹ مارنے والے رات

يَا أَيُّهَا الْمَرْمَلُ قُمْ الْيَلِ

میں قیام فرما

(پارہ ۲۹، مزمل: ۱، ۲)

اور اِرشاد فرمایا گیا:

تَرْجَمَةُ كَنْزِ الْإِيَّانِ: اے بالا پوش اوڑھنے والے کھڑے ہو جاؤ پھر ڈر سناؤ	يَا أَيُّهَا الْمَدَّيْنُ ۝ قُمْ فَأَنْذِرْ ۝ (پارہ ۲۹، مدثر: ۱، ۲)
--	--

اور ارشاد فرمایا گیا:

تَرْجَمَةُ كَنْزِ الْإِيَّانِ: حکمت والے قرآن کی قسم بیشک تم سیدھی راہ پر بھیجے گئے ہو۔	يُسَ ۝ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ ۝ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ (پارہ ۲۲، یس: ۴، ۳، ۲، ۱)
---	---

اور ارشاد فرمایا گیا:

تَرْجَمَةُ كَنْزِ الْإِيَّانِ: اے محبوب ہم نے تم پر یہ قرآن اس لئے نہ اتارا کہ تم مُشَقَّت میں پڑو۔	طه ۝ مَا أُنزِلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ بِتُسْقَىٰ ۝ (پارہ ۱۶، طه: ۱، ۲)
---	---

(فتاویٰ رضویہ، ج ۳۰، ص ۵۳۳ و ۵۳۴ الخضا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کا اللہ عزوجل کی بارگاہ میں کتنا عظیم مرتبہ ہے کہ اللہ عزوجل نے اپنے حبیبِ مکرم، نورِ مجسم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کو اس قدر خُصَّاص و کمالات عطا فرمائے کہ انہیں اعداد و شمار کے احاطہ میں لانا ممکن نہیں بلکہ یہ بھی آپ ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی ایک بہت بڑی خصوصیت ہے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے اوصاف و کمالات شمار نہیں کئے جاسکتے، کیونکہ اگر ان اوصاف کو اس طرح شمار کرنا ممکن ہوتا کہ کسی نہ کسی عد پر جا کر یہ اوصاف ختم ہو جاتے تو یہ بھی اَشْرَفُ المخلوقات، شہنشاہِ موجودات ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی جناب میں ایک عیب ہوتا، مگر اللہ عزوجل نے اپنے حبیبِ لیبیب ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کو اس سے بھی مُبَرَّک و مُنْذَر (پاک) رکھا، اسی کمال بے مثال کی طرف میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان

عَلَيْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن اپنے نعتیہ کلام ”حداً لِقِ بَخْشِش“ کے ایک شعر میں اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

تیرے تو وصفِ عیبِ تنہا ہی سے ہیں بری
خیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

شعر کی وضاحت: یا رسول اللہ ﷺ آپ کے اوصافِ حمیدہ (یعنی خوبیوں) کی تو کوئی حد ہی نہیں، چونکہ آپ کے کمالات کی حد بندی کرنا، یہ بھی عیب کی بات ہے اور آپ کی شانِ اس سے وراء ہے، اس لیے میں اس بات پر حیران ہوں کہ آپ کی شان و عظمت بیان کرنے کے لیے الفاظ کہاں سے لاؤں؟

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے
باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے
اللہ رے تیرے جسمِ مُتَوَر کی تابشیں
اے جانِ جاں میں جانِ تجلیٰ کہوں تجھے
کہہ لے گی سب کچھ اُن کے شاخو اں کی خامشی
چُپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رضائے ختمِ نُحْنِ اِس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خَلْق کا آقا کہوں تجھے

شعر کی وضاحت: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مقطع میں فرماتے ہیں: اے میرے آقا ﷺ

وَاللّٰہُ وَسَلَّمَ رضائے بات اس پر ختم کی کہ آپ خالقِ عز و جل کے بندہ خاص اور ساری مخلوق کے آقا ہیں۔

آقا کی آمد... مرحبا مصطفیٰ کی آمد... مرحبا مجتبیٰ کی آمد... مرحبا طہ کی آمد...

مرحبا اعلیٰ کی آمد... مرحبا بالاک کی آمد... مرحبا

مرحبایا مصطفیٰ مرحبایا مصطفیٰ مرحبایا مصطفیٰ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بیان کا خلاصہ: (خصائصِ مصطفیٰ)

ٹھٹھے ٹھٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خصوصیات کے بارے میں سننے کی سعادت حاصل کی۔ کیا شان ہے، ہمارے پیارے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ السَّلَام کی ﷺ آپ کا نام پاک عرش کے ستونوں پر لکھا ہوا ہے ﷺ آپ کا نام پاک ہر جنتی محل کے دروازے پر، حوروں کی پیشانیوں پر، جنتی درخت طوبیٰ پر لکھا ہے ﷺ آپ کا نام پاک سِدْرۃُ الْمُنْتَهٰی، جنتی درختوں کے پتوں اور فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہے ﷺ مرحبا کیا شانِ مُصْطَفٰی ہے کہ آپ اُس وقت بھی نبی تھے کہ جب حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام جسم و رُوح کی منزلوں سے گزر رہے تھے ﷺ مرحبا! آپ اول نبی ہیں ﷺ صد مرحبا، آپ ہی آخری نبی ہیں ﷺ تمام آسمانی کتابوں میں آپ کی آمد کی بشارت دی گئی ﷺ مرحبا، آپ کی ولادت کے وقت تمام بُت اوندھے گرے ﷺ آپ کے خصائص میں سے ہے کہ آپ کو معراج کا شرف حاصل ہوا اور آپ نے چشمانِ سر سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دیدار کیا ﷺ آپ ہی کا خاصہ ہے کہ آپ کو وہ کتاب عطا ہوئی جو تبدیلی اور تحریف کیے جانے سے محفوظ کر دی گئی ہے ﷺ اللہ، اللہ! آپ کو زمین کے سارے خزانوں کی چابیاں عطا کی گئیں ﷺ آپ کی رسالت، انسانوں، جنوں، فرشتوں وغیرہ سب کے لیے ہے، یعنی آپ سب کے رسول ہیں ﷺ آپ ہی کی خصوصیت ہے کہ آپ کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہوا ﷺ آپ کو بعض وہ معجزات عطا ہوئے جو قیامت تک باقی رہیں گے ﷺ آپ کی رسالت، آپ کی حیات، آپ کے شہر اور آپ کے زمانے کی قسم اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یاد فرمائی

✽ آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ عزت والے ہیں ✽ اولادِ آدم کے سردار ہیں ✽ قبر میں آپ کے بارے میں سوال کیا جائے گا ✽ نمازی، نماز میں آپ کو سلام کرے، یہ واجب ہے ✽ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شریعت کا مختار بنایا ✽ بروزِ قیامت، سب سے پہلے آپ اپنی قبرِ انور سے باہر تشریف لائیں گے ✽ بروزِ قیامت اولین و آخرین آپ کی تعریف کریں گے ✽ آپ کو مقامِ محمود عطا کیا گیا ✽ بروزِ قیامت آپ کو لوائے حمد اور حوضِ کوثر عطا کیا گیا ✽ سب سے پہلے آپ ہی جنت میں داخل ہوں گے ✽ مرحبا شانِ محبوبی تو دیکھئے کہ کُفارِ نابخوار، سرکارِ نامدار ﷺ کی عظمتِ شاندار میں زبانِ درازی کرتے ہیں تو خود ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ وِفاع فرماتا ہے اور کفار کو جواب دیتا ہے ✽ مرحبا صد مرحبا، آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب ہیں۔

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے
باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے
لیکن رضائے ختمِ سخنِ اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خَلْق کا آقا کہوں تجھے

آقا کی آمد... مرحبا مصطفیٰ کی آمد... مرحبا
مجتبیٰ کی آمد... مرحبا طہ کی آمد... مرحبا
اعلیٰ کی آمد... مرحبا بالا کی آمد... مرحبا

مرحبایا مصطفیٰ مرحبایا مصطفیٰ مرحبایا مصطفیٰ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ ربیع الاول کی 12 تاریخ اور دنِ دو شنبہ یعنی پیر ہے، حضرت سیدنا عبدالمطلب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، پیارے نبی ﷺ کے پیارے دادا جان حرمِ شریف میں

آگئے ہیں، حضرت آمنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا گھر میں اکیلی ہیں، کیونکہ ساس اور شوہر کا سایہ پہلے ہی اٹھ چکا تھا، سُسر طوافِ خانہ کعبہ میں مشغول ہیں، خیال کیا کہ کاش! اس وقت خاندانِ عبدِ مناف کی کچھ عورتیں میرے پاس ہوتیں، اچانک کیا دیکھتی ہیں کہ نہایت حسینہ و جمیلہ عورتوں سے گھر بھر گیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اُن سے اس اِشتِغار فرمایا ”بیوی تم کون ہو؟ کہاں سے آئی ہو؟ اور کیوں آئی ہو؟“ اُن میں سے ایک بولیں، ”میں اُم البشر تمام انسانوں کی ماں زوجہ آدم، حوا ہوں“ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا، دوسری بولیں، ”میں فرعون کی بیوی آسیہ ہوں“ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا، تیسری بولیں، ”میں عیسیٰ روح اللہ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ مریم ہوں رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور باقی تمام عورتیں جنت کی حوریں ہیں، آج کونین کے دُولہا، عالمین کے داتا، فقیروں کے لجا و ماویٰ محمد رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد آمد ہے، اِن کے استقبال اور آپ کی خدمت کے لیے ہم آئی ہیں۔ اے آمنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا! دروازے کے باہر نظر ڈالو چاروں طرف تاحدِ نظر فرشتوں کے میلے لگے ہوئے ہیں، گھر میں حوریں درپہ ملک ہیں، جن کی قطاریں تابہ فلک ہیں“۔ حاضرین میں کچھ اِس طرح چرچے ہو رہے ہیں آئی ندا کہ آمنہ جاگے تیرے نصیب آئیں گے تیری گودی میں اللہ کے حبیب کہا حوروں نے یہ محبوبِ ربِّ العالمین ہوں گے فرشتوں نے کہا سرکارِ ختم المرسلین ہوں گے زمیں بولی کہ یہ اسرارِ قدرت کے امیں ہوں گے فَلَک بولا کہ ان کے بعد پیمبر نہیں ہوں گے پیارے نبی، میٹھے نبی، اچھے نبی، سچے نبی، آمنہ کے آنکھوں کے تارے نبی، دائی حلیمہ کے دُلا رے نبی، بے سہاروں کے سہارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ختنہ شدہ، ناف بریدہ، سُرگیں آنکھوں کے ساتھ تشریف لائے۔ ہر قسم کی آلائش سے پاک بلکہ آلائشوں سے پاک کرنے کے لیے تشریف لائے۔ غیب سے آواز آنے لگی ربِّ کعبہ کی قسم (عزوجل)! کعبہ کو عزت مل گئی۔ ہوشیار ہو

جاؤ کہ کعبہ کو ان کا قبلہ و مسکن ٹھہرا دیا گیا۔

محبوبِ ربِّ العزت، مصطفیٰ جانِ رحمت، تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُنیا میں تشریف لاتے ہی ربِّ عزوجل کی بارگاہ میں سجدہ کیا۔ مبارک اُنکلیاں آسمان کی طرف اُٹھی ہوئی تھیں۔ جنتی پھولوں سے بڑھ کر حسین ہونٹ حرکت کر رہے تھے اور آواز آرہی تھی، رَبِّ هَبْ لِيْ اُمِّتِيْ، رَبِّ هَبْ لِيْ اُمِّتِيْ، ولادتِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے موقع پر 3 جھنڈے نصب کیے گئے، ایک مشرق میں، ایک مغرب میں اور تیسرا خانہ کعبہ کی چھت پر۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جلوہ گری ہوتے ہی کُفر و ظلمت کے بادل چھٹ گئے، شاہِ ایران کسریٰ کے محل پر زلزلہ آگیا۔ 14 کنگرے گر گئے، ایران کا آتش کدہ جو ایک ہزار سال سے شعلہ زن تھا، وہ بجھ گیا، دریائے ساوہ خشک ہو گیا۔ کعبے کو وجد آگیا، بت سر کے بل دھڑا دھڑا کرنے لگے۔

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا تیری ہیبت تھی کہ ہر بُت تھر تھرا کر گر گیا حضرت سیدنا آمنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں، ولادتِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وقت ایسا نور چمکا کہ مشارق و مغارب روشن ہو گئے اور میں نے مکے سے شام کے محلات واضح طور پر دیکھ لیے۔

آمنہ تجھ کو مبارک شاہ کا میلاد ہو

تیرا آنگن نور، تیرا گھر کا گھر سب نور ہے

اس طرف جو نور ہے تو اُس طرف بھی نور ہے

ذَرَّہ ذَرَّہ سب جہاں کا نور سے معمور ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب ﷺ نے دُنیا میں تشریف لاتے ہی سجدہ فرمایا، کاش! اُس سجدے کے صدقے میں ہمیں سجدوں کی توفیق نصیب ہو جائے اور ہم پانچوں نمازیں مسجد میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ صفِ اوّل میں پڑھنے کے عادی بن جائیں۔ یاد رکھیے! ہر مسلمان مرد و عورت پر پانچ وقت کی نماز فرض ہے۔ نماز کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہے، چاہے اُس کا نام اور دیگر کام مسلمانوں والے ہوں۔ جو بد نصیب ایک وقت کی نماز بھی جان بوجھ کر قضاء کر دیتا ہے اُس کا نام جہنم کے دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نور ﷺ کی جلوہ گری ہوتے ہی بت دھڑا دھڑا گرنے لگے۔ کاش! ہم بھی اپنے گھروں سے بتوں کا صفایا کر دیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب ﷺ کی آمد کی خوشی میں جبریل امین ﷺ نے کعبے کی چھت پر جھنڈا نصب کیا۔

روح الامین نے گاڑا ، کعبے کی چھت پہ جھنڈا
تاعرش اُڑا پھریرا صبح شب ولادت

اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہم بھی اپنے ہاتھوں میں اور اپنی سوار یوں پر فیضانِ گنبدِ غوث و رضا اور فیضانِ گنبدِ خضریٰ سے مالا مال پرچم اُٹھائے جلوسِ میلاد میں شرکت کریں گے۔ زور سے کہیے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ 12 ربیع الاول یعنی آج کا روزہ بھی رکھیں گے۔ کہ ہمارے آقا ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہر پیر کو روزہ رکھا کرتے تھے اور جب بارگاہِ رسالت ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں پیر کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا ”اسی دن میری ولادت ہوئی اور اسی

دن مجھ پر پہلی وحی نازل ہوئی۔“ تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم بھی یعنی آج روزہ رکھیں گے۔ ہاتھ اٹھا کر زور سے کہیں اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

بارہویں تاریخ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج بارہویں شب ہے اور بارہ کے عدد سے ہم کو پیار ہے۔ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کے بھائی جان، مولانا حسن رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن اپنے نعتیہ دیوان ذوقِ نعت میں فرماتے ہیں۔

سحابِ رحمتِ باری ہے بارہویں تاریخ
کرم کا چشمہ جاری ہے بارہویں تاریخ
ہمیں تو جان سے پیاری ہے بارہویں تاریخ
عدو کے دل کو کٹاری ہے بارہویں تاریخ
ہزار عید ہوں ایک ایک لمحہ پر قرباں
خوشی دلوں پہ وہ طاری ہے بارہویں تاریخ
تمام ہو گئی میلادِ انبیاء کی خوشی
ہمیشہ اب تیری باری ہے بارہویں تاریخ
خدا کے فضل سے ایمان میں ہیں ہم پورے
کہ اپنی روح میں ساری ہے بارہویں تاریخ
ہمیشہ تُو نے غلاموں کے دل کیے ٹھنڈے
جلے جو تجھ سے وہ ناری ہے بارہویں تاریخ

حسنِ ولادتِ سرکار سے ہوا روشن
میرے خدا کو بھی پیاری ہے بارہویں تاریخ
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

اسی بارہویں تاریخ کی پیاری پیاری نسبت سے دعوتِ اسلامی کے بارہ بارہ ہفتہ وار اجتماعات میں اوّل تا آخر یعنی تلاوت، نعت، بیان، ذکر، دُعا، رات اعتکاف، بعدِ فجر مدنی حلقہ اور اشراق چاشت تک شرکت اور اپنے ساتھ انفرادی کوشش کر کے دو دو اسلامی بھائی ساتھ لانے کی نیت کیجئے۔ اس ارادے سے ہاتھ اٹھا کر زور سے کہیے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادتِ باسعادت کی خوشی میں ربیع الاول میں بلکہ ہو سکے تو ہاتھوں ہاتھ دعوتِ اسلامی کے 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کر لیجئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج کے اس پُر فتن دور میں دعوتِ اسلامی خوب خوب دینِ متین کی خدمت کرنے، عشقِ رسول کی شہجہ جلانے نیز مسلمانوں کی بھلائی اور خیرِ خواہی کے کاموں میں مصروفِ عمل ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس مدنی ماحول کی برکت سے بے شمار افراد گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر نہ صرف نیکیوں کی راہ پر گامزن ہو گئے بلکہ اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے دعوتِ اسلامی کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے والے بھی بن گئے، ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر کریں اور 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کے حصّہ لیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی دعوتِ اسلامی کے اس پیارے پیارے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، آج کی اس مبارک رات کی عظیم ساعتوں میں عاشقانِ رسول کی صحبت حاصل کرتے ہوئے نیک اعمال کی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے، فرضِ علوم سیکھنے، روزِ فکرِ مدینہ کرنے اور مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی نیتیں کر لیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں بدل گیا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شالیمار ٹاؤن (مرکز الاولیاء لاہور) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ یوں بیان ہے میں بے حد بگڑا ہوا انسان تھا، فلموں ڈراموں کا رسیا ہونے کے ساتھ ساتھ جوان لڑکیوں کے ساتھ چھیڑ خانیاں، اوباش نوجوانوں کے ساتھ دوستیاں، رات گئے تک ان کے ساتھ آوارہ گردیاں وغیرہ میرے معمولات تھے۔ میری حرکاتِ بد کے باعث خاندان والے بھی مجھ سے کتراتے، اپنے گھروں میں میری آمد سے گھبراتے نیز اپنی اولاد کو میری صحبت سے بچاتے تھے۔ میری گناہوں بھری خزاں رسیدہ شام کے صبح بہاراں بننے کی سمیل یوں ہوئی کہ ایک دعوتِ اسلامی والے عاشقِ رسول کی مجھ پر میٹھی نظر پڑ گئی، اُس نے نہایت ہی شفقت کے ساتھ انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مدنی قافلے میں سفر کی ترغیب دلائی۔ بات میرے دل میں اتر گئی اور میں نے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کی صحبتوں نے مجھ پاپی و بدکار کے دل میں مدنی انقلاب برپا کر دیا۔ گناہوں سے توبہ کا تحفہ اور سنتوں بھرے مدنی لباس کا جذبہ ملا، سر پر سبز سبز عمامہ سجا اور میرے جیسا گنگھار و اَبُو الفضل سنتوں کے مدنی پھول لٹانے میں مشغول ہو گیا۔ جو عزیز و اقربا دیکھ کر کتراتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اب وہ گلے لگاتے ہیں۔ پہلے میں خاندان کے اندر بدترین تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے کی برکت سے اب عزیز ترین ہو گیا ہوں۔

جب تک بکے نہ تھے کوئی پوچھتا نہ تھا
تُو نے خرید کر مجھے انمول کر دیا

(فیضانِ سنت، باب فیضانِ رمضان، ج ۱، ص ۱۰۹)

لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سنتیں قافلے میں چلو
چاہو گر برکتیں قافلے میں چلو پاؤ گے عظمتیں قافلے میں چلو
دل کی کالک دُھلے، دردِ عصیاں ٹلے آؤ سب چل پڑیں، قافلے میں چلو
بے عمل، باعمل بن گئے خاص کر آپ بھی دیکھ لیں قافلے میں چلو
خوب ہوگا ثواب اور ٹلے گا عذاب پاؤ گے بخششیں قافلے میں چلو
بے شک اعمالِ بد اور افعالِ بد کی چھٹیں عادتیں قافلے میں چلو
کر سفر آئیں گے، تو سُدھر جائیں گے اب نہ سُستی کریں قافلے میں چلو
دل پہ گر زنگ ہو سارا گھر تنگ ہو داغ سارے دُھلیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد